بے وضو (یا جس پر غسل فرض ہو اُس)
کیلئے قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔
بے وضو (جب کہ غسل فرض نہ ہو) بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔
(ماخوذ: بہارِ شریعت، ج۱، حصہ۲، ص۳۲۶ مکتبۃ المدینہ)

القرآن الکریم

ترجمہ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان

ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدّدِ دین وملت پروانۂ شمعِ رسالت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تفسیر: صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ الہادی

ناشر: مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

القرآن الکریم

ترجمہ کنز الایمان

مع

تفسیر خزائن العرفان

ترجمہ: اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدّدِ دین و ملّت، پروانۂ شمعِ رسالت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تفسیر: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی

ناشر: مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ؕ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْۗ وَاُولٰٓئِكَ

اور آخرت پر یقین رکھیں ف۹ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

مراد کو پہنچنے والے بیشک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے ف۱۰ انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْؕ

یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کردی

وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ٘ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۷ؑ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ ع

اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے ف۱۱ اور ان کے لیے بڑا عذاب اور کچھ لوگ کہتے ہیں ف۱۳

يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۸ۘ يُخٰدِعُوْنَ وقف لازم

کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں فریب دیا چاہتے ہیں

اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْاۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹ؕ

اللہ اور ایمان والوں کو ف۱۴ اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں

ف۹ یعنی دار آخرت اور جو کچھ اس میں ہے جزا و حساب وغیرہ سب پر ایسا یقین و اطمینان رکھتے ہیں کہ ذرا شک و شبہ نہیں۔ اس میں اہل کتاب وغیرہ کفار پر تعریض ہے جن کے اعتقاد آخرت کے متعلق فاسد ہیں۔ ف۱۰ اولیاء کے بعد اعداء کا ذکر فرمانا حکمت ہدایت ہے کہ اس مقابلہ سے ہر ایک کو اپنے کردار کی حقیقت اور اس کے نتائج پر نظر ہو جائے۔ شانِ نزول: یہ آیت ابوجہل، ابولہب وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں اسی لیے ان کے حق میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں انہیں نفع نہ ہوگا مگر حضور کی سعی بیکار نہیں کیونکہ منصب رسالت کا فرض رہنمائی و اقامت حجت و تبلیغ علی وجہ الکمال ہے۔ مسئلہ: اگر قوم مقبول ہدایت نہ ہو (یعنی نصیحت قبول نہ کرے) تب بھی ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا۔ اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر (تسلی اور دلجوئی) ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے آپ مغموم نہ ہوں آپ کی سعی تبلیغ کامل ہے اس کا اجر ملے گا محروم تو یہ بدنصیب ہیں جنہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی۔ "کفر" کے معنی اللہ تعالیٰ کے وجود یا اس کی وحدانیت یا کسی نبی کی نبوت یا ضروریات دین سے کسی امر کا انکار یا کوئی ایسا فعل جو عند الشرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔ ف۱۱ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفار ضلالت و گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے، سننے، سمجھنے سے اس طرح محروم ہوگئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندوں کے افعال بھی تحت قدرت الٰہی ہیں۔ ف۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کی راہیں ان کے لیے اول ہی سے بند نہ تھیں کہ جائے عذر ہوتی بلکہ ان کے کفر و عناد اور سرکشی و بے دینی اور مخالفت حق و عداوت انبیاء علیہم السلام کا یہ انجام ہے جیسے کوئی شخص طبیب کی مخالفت کرے اور زہر قاتل کھالے اور اس کے لیے دوا سے انتفاع کی صورت نہ رہے تو خود ہی مستحق ملامت ہے۔ ف۱۳ شانِ نزول: یہاں سے تیرہ آیتیں منافقین کی شان میں نازل ہوئیں جو باطن میں کافر تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ" وہ ایمان والے نہیں یعنی کلمہ پڑھنا، اسلام کا مدعی ہونا، نماز روزہ ادا کرنا مومن ہونے کے لیے کافی نہیں جب تک دل میں تصدیق نہ ہو۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعوٰی کرتے ہیں اور کفر کا اعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اسلام ہیں۔ شرع میں ایسوں کو منافق کہتے ہیں ان کا ضرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے۔ "مِنَ النَّاسِ" فرمانے میں لطیف رمز یہ ہے کہ یہ گروہ بہتر صفات و انسانی کمالات سے ایسا عاری ہے کہ اس کا ذکر کسی وصف و خوبی کے ساتھ نہیں کیا جاتا، یوں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آدمی ہیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے۔ اس لیے قرآن پاک میں جا بجا

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا

ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۳ تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے بدلہ

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا

ان کے جھوٹ کا ف۱۴ اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو ف۱۵ تو کہتے ہیں

اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا

ہم تو سنوارنے والے ہیں سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں

يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

شعور نہیں اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں ف۱۶ تو کہیں کیا ہم

كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں ف۱۷ سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں ف۱۸

انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا، اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کفار کا دستور ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا "مِنَ النَّاسِ" سامعین
کو تعجب دلانے کے لیے فرمایا گیا کہ ایسے فریبی مکار اور ایسے احمق بھی آدمیوں میں ہیں۔ ف۱۲ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو کوئی دھوکا دے سکے وہ اسرار و
مخفیات کا جاننے والا ہے۔ مراد یہ ہے کہ منافق اپنے گمان میں خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں، یا یہ کہ خدا کو فریب دینا یہی ہے کہ رسول علیہ الصلوٰۃ کو دھوکا دینا چاہیں
کیونکہ وہ اس کے خلیفہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اسرار کا علم عطا فرمایا ہے وہ ان منافقین کے چھپے کفر پر مطلع ہیں اور مسلمان ان کے اطلاع دینے سے باخبر،
تو ان بے دینوں کا فریب نہ خدا پر چلے نہ رسول پر نہ مومنین پر بلکہ درحقیقت وہ اپنی جانوں کو فریب دے رہے ہیں۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقیہ بڑا عیب
ہے جس مذہب کی بنا تقیہ پر ہو وہ باطل ہے، تقیہ والے کا حال قابل اعتماد نہیں ہوتا، توبہ ناقابل اطمینان ہوتی ہے اس لیے علماء نے فرمایا "لَا تُقْبَلُ تَوْبَةُ الزِّنْدِيْقِ"
(زندیق کی توبہ قبول نہیں ہوتی)۔ ف۱۳ بدعقیدگی کو قلبی مرض فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بدعقیدگی روحانی زندگی کے لیے تباہ کن ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت
ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذاب الیم مرتب ہوتا ہے۔ ف۱۴ مسئلہ: کفار سے میل جول، ان کی خاطر دین میں مداہنت (باوجود قدرت انہیں باطل سے نہ روکنا)
اور اہل باطل کے ساتھ تملق و چاپلوسی اور ان کی خوشی کے لیے صلح کل بن جانا اور اظہار حق سے باز رہنا شان منافق اور حرام ہے، اسی کو منافقین کا فساد فرمایا گیا۔ آج
کل بہت لوگوں نے یہ شیوہ کر لیا ہے کہ جس جلسہ میں گئے ویسے ہی ہو گئے اسلام میں اس کی ممانعت ہے، ظاہر و باطن کا یکساں نہ ہونا بڑا عیب ہے۔ ف۱۶ یہاں
"النَّاس" سے یا صحابہ کرام مراد ہیں یا مومنین کیونکہ خدا شناسی، فرمانبرداری و عاقبت اندیشی کی بدولت وہی انسان کہلانے کے مستحق ہیں۔ مسئلہ: "اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ
النَّاسُ" (ایمان لاؤ جیسے وہ لوگ ایمان لائے ہیں) سے ثابت ہوا کہ صالحین کا اتباع محمود و مطلوب ہے۔ مسئلہ: یہ بھی ثابت ہوا کہ مذہب اہل سنت حق ہے کیونکہ اس میں
صالحین کا اتباع ہے۔ مسئلہ: باقی تمام فرقے صالحین سے منحرف ہیں لہذا گمراہ ہیں۔ مسئلہ: بعض علماء نے اس آیت کو "زندیق" کی توبہ مقبول ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔
(بیضاوی) "زندیق" وہ ہے جو نبوت کا مقر (اقرار کرتا) ہو، شعائر اسلام کا اظہار کرے اور باطن میں ایسے عقیدے رکھے جو بالاتفاق کفر ہوں یہ بھی منافقوں میں داخل ہے۔
ف۱۷ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین کو برا کہنا اہل باطل کا قدیم طریقہ ہے، آج کل کے باطل فرقے بھی پچھلے بزرگوں کو برا کہتے ہیں، روافض خلفائے راشدین اور بہت
سے صحابہ کو، خوارج حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقاء کو، غیر مقلد ائمہ مجتہدین بالخصوص امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو، وہابیہ کثرت اولیاء و
مقبولان بارگاہ کو، مرزائی انبیاء سابقین تک کو، چکڑالوی صحابہ و محدثین کو، نیچری تمام اکابر دین کو برا کہتے اور زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا
کہ یہ سب گمراہی میں ہیں۔ اس میں دیندار عالموں کے لیے تسلی ہے کہ وہ گمراہوں کی بدزبانیوں سے بہت رنجیدہ نہ ہوں سمجھ لیں کہ یہ اہل باطل کا قدیم دستور ہے۔ (مدارک)
ف۱۹ منافقین کی یہ بدزبانی مسلمانوں کے سامنے نہ تھی ان سے تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہم باخلاص مومن ہیں جیسا کہ اگلی آیت میں ہے "اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا"